7004 ـ بليوں كی تربيت كرنا اور پالنا

سوال

كيا اسلامی تعليمات كے مطابق گھر ميں بلی ركھی جا سكتی ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اول:

گھر ميں بلی ركھی جا سكتی ہے ايسا كرنے ميں كوئی حرج نہيں، كيونكہ بلی موذی جانور نہيں، اور نہ ہی نجس ہے.

موذی اس ليے نہيں كہ : ہر ايك كو يہ معلوم ہے اس ميں كوئی نقصان نہيں، بلكہ بلی گھر ميں ركھنا فائده مند ہے، اس ليے كہ يہ گھر ميں پيدا ہونے والے كيڑے مكوڑے اور سانپ و چوہے وغيره كھا جاتی ہے.

اور نجس اس ليے نہيں كہ حديث ميں نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے اس كے نجس نہ ہونے كا بتايا ہے.

كبشہ بن كعب بن مالك كی حديث ميں ہے كہ: ابو قتاده رضی اللہ تعالی عنہ (يہ كبشہ كے سسر ہيں) ايك روز كبشہ كے پاس گھر آئے تو اس نے ان كے ليے ايك برتن ميں وضوء كے ليے پانی ڈالا تو ايك بلی آئی اور اسے پينا چاہا تو ابو قتاده نے برتن كو بلی كی جانب ٹيڑھا كر ديا تا كہ وه پی لے، كبشہ كہتی ہيں: تو انہوں نے ديكھا كہ ميں انہيں ديكھے جا رہی ہوں تو وه كہنے لگے:

ميری بھيتجی كيا تم اس سے تعجب كر رہی ہو ؟

كبشہ كہتی ہے، ميں نے كہا: جی ہاں، تو انہوں نے كہا:

نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" يہ نجس نہيں بلكہ يہ تم پر آنے جانے والی ہيں "

سنن ترمذی حديث نمبر (92) سنن نسائی حديث نمبر (68) سنن ابو داود حديث نمبر (75) سنن ابن ماجہ حديث نمبر

(367) امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے، اور امام بخاری رحمہ اللہ کی اس حدیث کی تصحیح کو " التلخیص " میں نقل کیا ہے.

دوم:

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ایك عورت ایك بلی کی وجہ سے جہنم میں چلی گئی کیونکہ اس نے اسے باندھ رکھا تھا نہ تو اس نے اسے کھانے کے لیے کچھ دیا، اور نہ ہی اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا کر گزارا کرے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3140) صحیح مسلم حدیث نمبر (2242).

حدیث میں موجود لفظ: " خشاش الارض " سے مراد چوہے وغیرہ ہیں.

تو اس حدیث میں اس بات کا انکار اور نہی نہیں کہ اس نے گھر میں بلی رکھی ہوئی تھی، لیکن اس حدیث میں بیان یہ ہوا ہے کہ اس نے بلی رکھی اور اسے کھانے کے لیے کچھ نہ دیا، اور نہ ہی اسے کھولا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے وغیرہ کھا کر زندہ رہ سکے.

سوم:

اور پھر ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کا یہ نام ہی اس لیے رکھا گیا کہ وہ بلیوں پر رحم کرتے اور انہیں پالتے تھے، حتی کہ وہ اس کنیت کے ساتھ ہی مشہور ہو گئے اور لوگ ان کا اصل نام ہی بھول گئے، حتی کہ علماء کرام کا ان کے نام میں اتنا اختلاف ہوا کہ اس میں تیس کے قریب اقوال ہیں.

ابن عبد البر " الاستیعاب " میں کہتے ہیں:

اور راجح یہ ہے کہ ان کا نام عبد الرحمن بن صخر ہے، اور اس میں کسی کا بھی اختلاف نہیں کہ وہ ابو ہریرہ ہیں.

واللہ اعلم .